



سوال

(219) امام کے پیچھے کھڑے ہونے کے زیادہ درجہ بدرجہ کون ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج کل عام طریقہ مساجد میں دیکھا جا رہا ہے کہ وقت جماعت ہر کس وناکس امام کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے، حالانکہ مسجد میں اہل علم اور دوسرے حضرات بھی نماز کے ضروری مسائل سے واقف ہوتے ہیں، بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو بالکل جاہل ہوتے ہیں۔ جن کو نہ نماز آتی ہے اور نہ ضروری مسائل گویا ایک طرح کے نو مسلم ہیں وہ بھی زبردستی امام کے پیچھے ڈٹ جاتے ہیں۔ اگر ان کو منع کرو تو سخت ناراض ہوتے ہیں اور ضد کے ساتھ پہلے آکر نشانی رکھ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ امام صاحبان سب برابر ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اگر کوئی پہلے آجائے یا نشانی رکھ دے تو ہم منع نہ کریں گے وہ اس کی جگہ ہو گئی۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ شرع محمدی میں اس بارے میں کوئی بیان ہو تو صرف قرآن و حدیث سے تحریر کر دیں؟ امام کے پیچھے کھڑے ہونے کے زیادہ درجہ بدرجہ کون مستحق ہیں اور امام پر اس بارے میں کوئی ذمہ داری ہے یا کہ نہیں؟ ینوا تو جروا۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

امام کے قریب بالغ سمجھ دار لوگوں کو کھڑا ہونا چاہیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لیلیٰ منکم اولوا الاحلام والنہی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم۔

میرے نزدیک عقل مندوں اور بالغوں کو کھڑا ہونا چاہیے پھر ان کے قریب وہ لوگ کھڑے ہوں جو ان کے قریب ہوں عقل اور بلوغ میں پھر وہ لوگ کھڑے ہوں جو ان کے قریب ہوں۔ (الحديث ترمذی)

روضۃ الندیہ میں ہے:

کان رسول اللہ ﷺ یسبح ان ینبئہ المہاجر والانصار لیاخذوا عنہ قال فی الحجۃ والتلایث علی اولی اولی الارحام تقدم من دونہم علیہم۔

رسول اللہ ﷺ انصار ماجرین کو اپنے پاس کھڑے ہونے کو پسند فرماتے تھے۔ علامہ شوکانی نیل الافطار میں اس حدیث کے تحت میں فرماتے ہیں:

فیہ مشروعیۃ تقدم اهل العلم والفضل لیاخذوا عن الامام ویاخذوا عنہم غیر ہم لانہم احسنہم بضبط صفة الصلوة۔

ان حدیثوں سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ اہل علم و اہل فضل امام کے پیچھے کھڑے ہونے کے زیادہ مستحق ہیں امام صاحب کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہیے جس طرح رسول اللہ ﷺ خیال



رکھتے تھے۔ واللہ اعلم بالصواب مولانا عبدالسلام بستوی

(انجیر اہل حدیث جلد ۱، ش ۲۳)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 04 ص 293

محدث فتویٰ